دیکھنے میں خوبصورت تھا بہت میدان شعر — خار تھے وادی میں کتنے پاؤں رکھ رکھ کر کھلا

جس طرف جانا تھا مجھ کو لے گئی فطرت مجھے — پھر تو ہر ذرے سے مجھ پر نقش صورت گر کھلا

عالم اسباب کا نقشہ سمجھ میں آگیا — بحر میں کیا بر میں کیا سب راز خشک و تر کھلا

جب وہ منزل آگئی تھی جس کی دھن میں زندگی — دم مسافر نے لیا لپٹا ہوا بستر کھلا

میکدے کی طرح باب چشمۂ کوثر کھلا — موج مئے نے کروٹیں لیں وہ لب ساغر کھلا

نغمۂ گوش سماعت اب ہے ساغر کی کھنک — گردش ادراک کی تقدیر کا چکر کھلا

مے پرستی حاصل ایمان وعقل و ہوش ہے — ہم سے میخواروں پہ یہ بھی کعبہ کے اندر کھلا

مدح مولا میں لب صہبا کو جنبش یوں تو ہو — اہل محفل دیکھ لیں قرآن دل کیوں کر کھلا

چہرۂ عباسؑ پر رنگ رخ حیدرؑ کھلا — جلوۂ نور بنی ہاشم بہ کر و فر کھلا

ہم بتائیں کیا سناتی رہتی ہے موج فرات — یہ ورق الٹا کہاں باب وفا کیوں کر کھلا

اے ہلال ہاشمی، انوار افلاک وفا — جوہر ذاتی کا تیرے ہر جگہ دفتر کھلا

کربلا میں صاف یہ شبیرؑ نے بتلا دیا — سیدہؑ کا لال اک تو بھی ہے یہ سب پر کھلا

وہ شکن عباسؑ کے ماتھے پہ آئی نور کی — وہ غلاف اترا وہ جھپکی آنکھ وہ خنجر کھلا

یوں نہیں شہ نے دیا تھا اپنے لشکر کا علم — تھا بھرم کتنا یہ تیرے دست و بازو پر کھلا

یہ علیؑ ہیں کربلا میں یا علیؑ کا شیر ہے — کس کے ہاتھوں میں نشان فوج پیغمبر کھلا

کہہ رہی تھی غیظ میں یہ تیغ عباسؑ علیؑ — آج ہم دیکھیں گے پھر جبریل کا شہپر کھلا

آمد عباسؑ ہے دنیا میں پھیلی ہے خبر — نور مرکز سے چلا دروازۂ خاور کھلا

مدح ولی عصرؑ

شوقؔ بہرائچی

آمد ہے اس غضنفر آہو شکار کی — دادا نے جس کے کفر کی لڑھیا اُلار کی

غیبت میں بھی امام کا جلوہ نظر پڑے — عینک لگا کے دیکھو اگر اعتبار کی

اک ضرب ان کی طاعت عالم سے یوں فزوں — جس طرح سو سنار کی اور اک لوہار کی

نرجس کے گل عذار کا دیکھا جو ہے جمال — گرنے لگی ہے رال عروس بہار کی

دجال کرتا پھرتا ہے دعویٰ خدائی کا — گدی سے کھینچ لیجے زباں اس چمار کی

اب وہ الٹ رہے ہیں رخ پاک سے نقاب — اب شامت آ رہی ہے غم روزگار کی